

تونس کے عائلی قوانین — ایک تجزیاتی مطالعہ

شبیر احمد*

حافظ عبدالباسط خان**

عائلی قوانین کسی مذہب، ثقافت یا ملک کے بارے اس کے ماننے یا اس میں رہنے والوں کے مجموعی مزاج زن و شو کے تعلقات کی نوعیت اور خاندانی نظام کے مظہر ہوتے ہیں۔ دین مبین، دین اسلام سے جہاں زندگی کا ہر شعبہ واضح احکام خداوندی کے دائرہ میں آتا ہے، پھر یہ دین، دین فطرت بھی ہے جہاں ہر حکم فطرت سلیمہ کے عین مطابق ہے۔ اسلام کے عائلی تعلیمات یا تو براہ راست قرآن و سنت میں مذکور ہیں یا علم و خشیت کے حامل علماء کے حاصلات اجتہاد ہیں۔ جب تک مسلمان استخلاف فی الارض کے رتبہ پر فائز رہے، ہر علاقہ میں کسی ایک معین مسلک فقہ کی عملداری قضاء اور افتاء میں جھلکتی رہی۔ لیکن جو نہی و مہن و نفاق کی دیمک نے اس امت کو کھوکھلا کر ناشرع کیا، تمدن و معاشرت، تجارت و معیشت کے رجحانات و معیارات سب مغضوب و ضال اقوام طے کرنے لگیں، ایسے میں معین مسلک کی انتظامی پابندی کو ملکی سطح پر تقنین کے باب میں قائم رکھنا مشکل ہوا اور مدون قوانین میں پورے اسلامی ذخیرے سے انتخاب و اختیار کا طریقہ گویا ایک تحریک کی شکل اختیار کر گیا۔ اب تمام مسلم ممالک جہاں مدون عائلی قوانین نافذ ہیں، ان کو دو پہلوؤں سے زیر تحقیق لانے کی ضرورت ہے۔ ایک اس پہلو سے کہ دور استعمار سے آزادی پر کہیں ان کے قوانین پر اس خاص دور کا اثر تو نہیں پڑا اور کہیں مغرب کے وہ قوانین جو خالص بشری کاوش ہیں اور ایک خاص فکر کے غماز ہیں، ایسی ہدایت سے کشید کیے گئے احکام پر غالب تو نہیں آگئے۔ دوسرا یہ کہ مختلف فقہی مسالک کی یکجائی کسی حد تک مطلوبہ مقاصد کے حصول میں کامیاب ہوئی ہے۔ اس تناظر میں سطور ذیل میں جدت کے راستے پر گامزن ایک مسلم ملک کے عائلی قوانین کا تعارف پیش کیا جا رہا ہے۔

اسلام میں عبادات کے بعد سب سے اہم شعبہ عائلی قوانین کا ہے۔ مسلمانوں کے عائلی قوانین (Personal Law) ان کے دین کا ایک جزو ہے اور یہ مسلمانوں کی شناخت کی ایک واضح علامت ہے۔ مسلمانوں کے عائلی قوانین قرآن و سنت اور فقہ سے ماخوذ ہیں۔ نکاح، طلاق، مہر، میراث کے بارے میں اسلام نے تفصیلی احکام دیئے ہیں۔ ڈاکٹر گستاوی بان^۱ اپنی کتاب "تمدن عرب" میں لکھتے ہیں۔

* ریسرچ اسکالر، شیخ زاید اسلامک سنٹر، پنجاب یونیورسٹی لاہور، پاکستان

** اسٹنٹ پروفیسر، شیخ زاید اسلامک سنٹر، پنجاب یونیورسٹی لاہور، پاکستان

"مکلوہ عورتوں کے قانونی حقوق جو از روئے احکام قرآنی اور کتب فقہ مقرر ہوئے ہیں یورپ کی عورتوں کے حقوق سے بمذارج زیادہ ہیں۔ مسلمان عورت کو نہ صرف فقط مہر ملتا ہے بلکہ اسے اپنی ذاتی املاک پر پورا قبضہ حاصل ہے اور اسے کبھی اخراجات شادی میں حصہ دینا نہیں پڑتا۔ جس وقت اسے طلاق دی جائے تو نان و نفقہ ملتا ہے اور جب بیوہ ہو جائے تو ایک سال تک شوہر کے مال میں سے نفقہ اور ارث میں ایک مخصوص حصہ دیا جاتا ہے۔" ^۲

سلطنت عثمانیہ نے ۱۹۱۷ء میں عائلی قانون حقوق العائلۃ العثمانیہ ^۳ کے نام سے نافذ کیا۔ یہ اسلامی دنیا میں پہلا مدون عائلی قانون تصور کیا جاتا ہے۔ "حقوق العائلۃ العثمانیہ کی تدوین سے پہلے مسلم ممالک میں قاضی حضرات نصوص شرعیہ اور فقہی کتابوں میں ذکر شدہ فقہی احکام کے مطابق فیصلے کرتے تھے۔ جب سلطنت عثمانیہ نے حقوق العائلۃ العثمانیہ (عائلی قوانین) وضع کیے تو پھر مسلم دنیا میں اس پر عمل ہوتا رہا۔ بلکہ سلطنت عثمانیہ کے زوال کے بعد اکثر مسلم ممالک میں یہ قانون نافذ رہا۔ تونس بھی ان ممالک میں سے ایک ہے جہاں یہ قانون نافذ رہا۔ سلطنت عثمانیہ کے امراء چونکہ حنفی تھے اس لئے ان کے زیر اثر اہل تونس بھی فقہ حنفی سے متاثر ہوئے۔ ^۵ البتہ فقہ حنفی کو یہاں کے ممالک میں فقہ مالکی جیسی پذیرائی نہ ملی۔ ^۶

فرانس کے تسلط کے دوران تونس کے عائلی قوانین میں کوئی رد و بدل نہیں ہوئی۔ حکومت فرانس نے تونس کے سول لاء، کریمنل لاء اور کمرشل لاء میں تبدیلیاں کیں لیکن عائلی قوانین میں کوئی تغیر و تبدیلی نہیں کی۔ M. M. Charrad ^۸ لکھتی ہیں:

The French colonized Tunisia from 1881 until 1956 and left Islamic family law in place throughout the period for the Tunisian population, in part because they could exert their rule without changing family law. Furthermore, they knew that a family law reform could be politically explosive. Nationalist leaders also wanted to keep Islamic family law. They took it as a symbol of cultural identity to be preserved at all cost in the fight against colonization. ^۹

استعمار فرانس ۱۸۸۱ء سے لیکر ۱۹۵۶ء تک تونس کے عائلی قوانین میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ کیونکہ فرانسیسی استعمار عائلی قوانین میں تبدیلی لائے بغیر بھی اپنی حکومت چلا سکتی تھی۔ علاوہ ازیں وہ جانتے تھے کہ تونس کے عائلی قوانین میں تبدیلی کہیں سیاسی تبدیلی کے لئے دھماکہ خیز مواد ثابت نہ ہو۔ تونس کے قوم پرست رہنما بھی عائلی

قوانین میں تبدیلی کے خلاف تھے۔ وہ عائلی قوانین کو ثقافتی نشان سمجھتے تھے اور اسے ہر قیمت پر بحال رکھنا چاہتے تھے، چاہے اس کی حفاظت لئے استعماری طاقت کے خلاف لڑنا بھی پڑے۔

فرانس کے زیر تسلط آتے ہی آزادی پسند لوگوں نے کوششیں شروع کیں۔ جامعہ الزيتونہ، مدرسہ الخلدونہ^{۱۰} اور مدرسہ الصادقیہ^{۱۱} کے فضلاء اور طلباء نے اپنی تحریروں، تقریروں اور جلسے جلوسوں سے عوام میں آزادی کے جذبات کو اجاگر کرنا شروع کیا۔^{۱۲} ان مدارس کے فضلاء نے ملک کی آزادی کے لئے مختلف تنظیمیں بنائی۔ الصادقیہ کے فضلاء نے ۱۹۰۵ء میں ایک تنظیم بنائی جس کا نام جمعية قدامة المراجعة المدرسية الصادقية تھا۔ ان طلباء وفضلاء نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ الصادقیہ کے فضلاء نے پہلے الرائد التونسي اور پھر الحاضرة کے نام سے عربی زبان میں چھپنے والے ہفتہ وار اخبار جاری کیے۔^{۱۳} ۱۹۰۷ء میں ایک جماعت الشباب التونسي^{۱۴} نے فرانسیسی اور عربی دونوں زبانوں میں چھپنے والا ایک اخبار "التونسی" جاری کیا۔^{۱۵}

ان جماعت کے علاوہ تونس کی بیداری میں جمال الدین افغانی^{۱۶}، محمد عبده^{۱۷}، اور شکیب إرسلان^{۱۸} کے اثرات بھی کافی تھے۔ محمد عبده ۱۸۸۳ء میں دو مرتبہ تونس آئے تھے اور انہوں نے مدرسہ خلدونہ کی تاسیس کے بارے میں بشیر صفر^{۱۹} کو مفید مشورے دیئے تھے۔ اس طرح شکیب إرسلان تونس کے قوم پرستوں اور مشرق کے مسلمان رہنماؤں کے درمیان رابطہ کا کام دیتے تھے۔^{۲۰}

فرانس سے آزادی حاصل کرنے کے بعد فوراً مملکت تونس^{۲۱} کے بادشاہ محمد الامین باشا بای^{۲۲} کی طرف سے وزیر عدل و انصاف احمد المستیری^{۲۳} نے ۳ اگست ۱۹۵۶ء کو مجلہ الاحوال الشخصية (عائلی قوانین کا مجلہ) پیش کیا۔ تاہم اس کی نشر و اشاعت ۱۳ اگست ۱۹۵۶ء ہوئی اور یکم جنوری ۱۹۵۷ء سے تونس میں نافذ العمل ہو گیا۔^{۲۴}

تونس کا جدید عائلی قوانین کی طرف پیش قدمی کے منجمد دیگر اسباب کے تین بڑے وجوہات یہ تھے:

۱۔ تونس کے شرعی عدالتوں دو قاضی ہوتے تھے ایک حنفی اور دوسرا مالکی۔ وہ اسلامی شریعت کی روشنی میں اپنے اپنے مسلک کے مطابق لوگوں کے تنازعات و مقدمات کے فیصلے کرتے تھے۔ فقہی اختلاف کی بنا پر بعض مسائل میں دونوں قاضیوں کے فیصلے مختلف ہوتے تھے۔^{۲۵} جس کی وجہ سے لوگوں کو اپنے تنازع حل کرنے میں مشکلات درپیش تھیں۔ تونس کے عوام و خواص نے قوانین میں مثبت تبدیلی لانے کے لئے غور شروع کیا۔

۲۔ جدیدیت کی تحریک انیسویں صدی عیسوی اور بیسویں صدی عیسوی کے اوائل میں مشرق وسطیٰ میں زوروں پر تھی۔ کئی ممالک نے جدیدیت سے متاثر ہو کر خواتین کے حقوق کے لئے اپنے قوانین میں مثبت تبدیلیاں کیں۔ اس دورانیے میں ملکی قانون، جنسی مساوات، حقوق نسواں اور حق شہریت جیسی موضوعات عوامی بحثوں اور میڈیا کے توجہ کا مرکز تھیں۔ پروفیسر ایمل گرامی^{۲۶} لکھتی ہیں:

Throughout the twentieth century, the status of women in Tunisia has been caught up in political wars fought largely over other issues such as colonialism, nationalism, modernity, and Islamic cultural identity. By taking the decision to reform the family law, the state redefines rights and obligations for all citizens. Behind the promulgation of a new family law there is a vision of a modern society.^{۲۷}

بیسویں صدی عیسوی کے دوران تونس میں حقوق نسواں سیاسی جنگ و جدال کی نظر ہو گئی۔ یہ لڑائیاں استعماریت، قومیت، جدیدیت اور اسلامی ثقافت کی شناخت کے لئے لڑی گئیں۔ ریاست نے عائلی قوانین میں اصلاح کے ساتھ ساتھ تمام شہریوں کے حقوق کو از سر نو ترتیب دی۔ جدید عائلی قوانین کی تدوین اور تشہیر ایک جدید معاشرے کی عکاسی کا مظہر ہے۔

۳۔ تونس میں حقوق نسواں کی تحریک کی کوششیں بھی عدالتی نظام میں تبدیلی کے لئے محرک بنیں۔ حقوق نسواں کے لئے سنہ ۱۹۳۰ء میں جامعہ زیتونہ کے ایک فاضل طاہر حداد نے امراتنا فی الشریعۃ والمجتمع (ہماری عورت شریعت اور معاشرے میں) نامی کتاب لکھی۔ انہوں نے لکھا ہے کہ اسلام تعدد ازواج کی اجازت نہیں دیتا۔ تعدد ازواج تو زمانہ جاہلیت کے بری رسموں میں سے ایک رسم ہے جسے اسلام نے تدریجاً روک لیا۔^{۲۸} طلاق کے بارے میں لکھتا ہے کہ یہ مرد اور عورت دونوں کا یکساں حق ہے۔^{۲۹} اسی طرح حجاب کے متعلق لکھتا ہے کہ اسلام نے عورت کو پورے جسم ڈھانپنے کا حکم نہیں دیا ہے۔^{۳۰} طاہر حداد نے عورتوں کی آزادی پر زور دیتے ہوئے کہا کہ تونس کی آزادی عورت کی آزادی کے بغیر ادھوری اور نامکمل ہے۔^{۳۱} طاہر حداد کو اپنے ان نظریات کی وجہ سے تونس کے معاشرے میں بھرپور مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔^{۳۲} تاہم اس کتاب کی تصنیف نے تونس کے معاشرے میں عائلی قوانین کی تدوین و تشکیل کے لئے ایک راہ فراہم کی۔

تونس کے معاشرے میں عورتوں کی حالت زار کا اندازہ لگاتے ہوئے علماء نے اپنی تقریروں اور تحریروں میں اس کو موضوع بنایا۔ تونس کے ایک عظیم مورخ احمد بن ابی الضیاف^{۳۳} نے رسالة فی حقوق المرأة^{۳۴} لکھا جو دارصل یورپ کی طرف سے مسلمان عورت کی حالت پر وارد اعتراضات کے جوابات پر مشتمل ہے۔ اسی طرح الشیخ محمد السنوسی^{۳۵} عورتوں کے حقوق میں اپنے ایک پیغام میں لکھتے ہیں:^{۳۶}

میں عورت کو عقیدت و احترام کا سلام پیش کرتا ہوں۔ اسلام ہمیں اپنی ماؤں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیتا ہے، اپنی بیویوں اور بیٹیوں کے ساتھ محبت کرنے کا حکم دیتا ہے۔ ان کے ساتھ رشتے کو جوڑنے کا حکم دیتا ہے اور ہمیں ان کے حقوق ادا کرنے کا حکم دیتا ہے۔ محمد سنوسی نے عورتوں کے لئے مساوی حقوق کی بات کی۔^{۳۷}

عائلی قوانین کی تشکیل و تدوین کے لئے تونس کے علماء نے ایک کمیٹی بنائی۔ اس کمیٹی کے سربراہ شیخ الاسلام محمد العزیز جعیت^{۳۸} تھے۔ جب ۱۹۴۷ء میں وہ تونس کے وزیر عدل و انصاف مقرر ہوئے تو انہوں نے عائلی قوانین پر مشتمل ایک مجلہ لکھنے کا ارادہ کیا۔ ان کا خیال تھا کہ ایسا مجلہ تیار کیا جائے جو دور جدید کے ہم آہنگ اور فقہ مالکی و فقہ حنفی کے رائج اقوال پر مشتمل ہو۔ انہوں نے لائحہ مجلہ الاحکام الشرعیۃ کے نام سے عائلی قوانین مرتب کیے۔ لیکن استعماری طاقت کی موجودگی میں یہ قوانین نافذ نہ ہو سکے۔^{۳۹}

یہ مجلہ ۷۶۸ صفحات پر مشتمل ہے، جس میں ۶۳۶۲ آرٹیکلز ہیں۔ حنفی اور مالکی فقہ سے اخذ شدہ قوانین کو متوازی کالموں میں لکھا گیا ہے۔ اس مجلہ کے ۳۰۰ صفحات عائلی قوانین پر مشتمل ہے۔ جس میں کل ۹۰۳ دفعات ہیں۔^{۴۰} مجلہ میں تین کتابیں ہیں۔ جن کے عنوانات یہ ہیں: ۱۔ الاحکام المختصة بالانسان وفيه ابواب ، الباب الاول فى النكاح ، ۲۔ الميراث ۳۔ احكام الحجر و اسباب الحجر ان کتابوں میں پھر ابواب اور فصول ہیں۔ جس کے تحت فقہ مالکی اور فقہ حنفی کے رائج اقوال درج ہیں۔^{۴۱} تونس کے عائلی قوانین کا مجلہ الأحوال الشخصیة کا زیادہ تر حصہ الشیخ جعیت کے مرتب کردہ قوانین سے ماخوذ ہے۔ مثال کے طور پر الشیخ جعیت کے مرتب کردہ لائحة مجلة الاحکام الشرعیۃ کا پہلا مادہ ہے:

الفقه المالكي

كل من الوعد في النكاح والمواعدة به لا يعتبر نكاحا ولا يقضى بالوفاء به فللمخاطب العدول عن خطبها وللمخطوبة او وليها رد الخاطب ولو بعد قبول المهر كله او بعد قبول هدية الخطبة او هدايا المراسم^{۴۲}

الفقه الحنفي

الوعد بالنكاح في المستقبل و مجرد قراءة الفاتحة بدون عقد شرعي بايجاب و قبول لا يكون كل منهما نكاحا، وللمخاطب العدول عن خطبها وللمخطوبة رد الخاطب ولو بعد قبولها او قبول وليها ان كانت قاصرة هدية الخطبة ودفعه المهر كله او بعضه^{۴۳}

یہی عبارت تونس کے مجلۃ الأحوال الشخصية کے آرٹیکل نمبر ۱ اور ۲ میں اسی طرح مذکور ہے:

الفصل الأول۔ کل من الوعد بالزواج والمواعدة به لا يعتبر زواجا ولا يقضى به.
الفصل ۲ - لكل واحد من الخطيبين أن يسترد الهدايا التي يقدمها إلى الآخر، ما لم يكن العدول من قبله أو وجد شرط خاص۔^{۴۳}

نکاح سے پہلے طرفین کے درمیان کئے گئے وعدے کا اعتبار نہیں ہوگا اور نہ ہی یہ نکاح تصور کیا جائے گا۔ نکاح کا پیغام دینے والے مرد اور عورت دونوں کو پیشگی دیئے گئے تحفے تحائف کے واپس لینے کا اختیار ہے، جب تک نکاح سے فرار مرد کی طرف سے نہ ہو۔

تونس کے عائلی قوانین کا مجلۃ الأحوال الشخصية کا زیادہ تر حصہ الشیخ جعیت کے اسی مرتب کردہ قوانین سے ماخوذ ہے۔ لیکن مجلۃ الأحوال الشخصية میں طلاق اور تعدد ازواج کے متعلق مادے الشیخ جعیت کے لائحہ سے نہیں لیے گئے ہیں۔^{۴۵}

ابتدائی طور پر وصیت اور ہبہ کے متعلق احکام اس مجلہ کا حصہ نہ تھیں جو بعد میں اس کا حصہ بنیں۔ اس کی وجہ N. D.^{۴۶} Anderson. ایہ بیان کرتے ہیں کہ چونکہ اس مجلہ میں زیادہ تر استفادہ الشیخ جعیت کا مرتب کردہ لائحہ الاحکام الشرعیہ سے کیا گیا ہے اور اس لائحہ میں وصیت کے احکام دوسرے عائلی قوانین کے ساتھ متصلاً بیان نہیں ہوئے تھے بلکہ یہ احکام الگ طور پر دوسری جگہ بیان ہوئے تھے۔^{۴۷}

تونس کے عائلی قوانین — تدوین کا طریقہ کار:

تونس کے عائلی قوانین عرب ممالک میں جدید قانون سازی کی طرف ایک پیش رفت تھا۔ نومبر ۲۰۰۶ء میں لائبریری آف کانگریس نے واشنگٹن ڈی سی میں ایک مجلس مباحثہ منعقد کرانے کا اہتمام کیا۔ اس مجلس میں جسٹس Sandra Day O'Connor^{۴۸} نے کہا کہ تونس بقیہ مسلم ممالک کے لئے عائلی قوانین کے حوالے سے ایک ماڈل ملک ہے۔^{۴۹} تونس کے عائلی قوانین کی تدوین میں درج ذیل اہم باتوں کا لحاظ رکھا گیا ہے۔^{۵۰}

۱۔ کسی متعین مسلک کی عدم تقلید:

تونس کے عائلی قوانین میں کسی ایک متعین مذہب کی تقلید کی قید نہیں ہے۔ بلکہ مذاہب اربعہ کے علاوہ دوسرے فقہاء کے اقوال سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ عائلی قوانین کی تدوین میں تلفیق Patching^{۵۱} اسے کام لیا گیا۔

پروفیسر John L. Esposito^{۵۲} تلفیق کی وضاحت اس طرح کرتے ہیں:

Talfiq is a method by which the views of different schools or jurists are combined to form a single regulation.^{۵۳}

تلفیق ایک ایسا طریقہ ہے کہ جس کے ذریعے مختلف مسلکوں یا فقہاء کے اقوال کو اکٹھا کر کے اس سے ایک مرکب ضابطہ بنایا جائے۔

تلفیق کا جواز اور عدم جواز معاصر اہل علم کی بحث کا بہت بڑا موضوع ہے۔ تلفیق کے مانعین اور مجوزین دونوں کے پاس اپنے اپنے دلائل ہیں۔ تلفیق اگر محرمات کو حلال یا حلال کو حرام ٹھہرانے والی ہو تو ایسی تلفیق جائز نہیں ہے^{۵۴}۔ اسی طرح وہ تلفیق جو جان بوجھ کر مختلف مسلکوں میں رخصتیں تلاش کرنے کے لئے ہو یا نفس کی خواہش کی بنا پر ہو، بھی حرام ہے۔^{۵۵}

۲۔ سد ذرائع پر عمل:

تونس کے عائلی قوانین کی تدوین میں سد ذرائع سے بھی کام لیا گیا ہے۔ سد ذرائع سے مراد ایسے امور وسائل کو حرام قرار دینے کا نام ہے جو کسی حرام کام میں پڑ جانے کا سبب بنے۔^{۵۶} وہ ذرائع اور وسائل فی نفسہ حرام نہ ہو بلکہ کسی دوسرے حرام کام کا ذریعہ بننے کی وجہ سے حرام قرار دیئے گئے ہوں۔

امام مالکؒ کے نزدیک سد ذرائع ایک مستقل دلیل ہے اور انہوں نے فقہی احکام کے استنباط میں اس سے استفادہ کیا ہے۔ فقہ مالکی کی کتب میں ذرائع یا سد ذرائع کے تحت مختلف فقہاء نے اس فقہی دلیل کو تفصیل بیان کی ہے۔^{۵۷}

۳۔ مقاصد شریعت سے استفادہ:

تونس کے عائلی قوانین کی تدوین میں مقاصد شریعت سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ مقاصد شریعت سے مراد وہ اہداف، اغراض ہیں جو اسلامی شریعت کے جملہ احکام میں بالواسطہ یا بلاواسطہ پیش نظر رہتے ہیں۔ شریعت کے احکام میں جو مصلحتیں پنہاں ہیں اور جو حکمت پیش نظر ہے، اس کا مطالعہ مقاصد شریعت کے عنوان کے تحت کیا جاتا ہے۔^{۵۸} محمد طاہر ابن عاشور^{۵۹} علم مقاصد شریعت کی تعریف اس طرح کرتے ہیں:

أما علم مقاصد الشريعة فهو عبارة عن الوقوف على المعاني والحكم الملحوظة للشارع في جميع أحوال التشريع أو معظمتها. وتدخل في ذلك أوصاف الشريعة وغاياتها العامة، والمعاني

التي لا يخلو التشريع من ملاحظتها. وكذلك ما يكون من معاني من الحكم لم تكن ملحوظة في سائر أنواع الأحكام، ولكنها ملحوظة في أنواع كثيرة منها.^{۶۰}

علم مقاصد شریعت شرعی احکام میں شارع کے ملحوظہ اسباب اور حکمتوں کو جاننے کا نام ہے۔ اس میں شریعت کے اوصاف اور عام فائدے بھی داخل ہیں اور ایسے مقاصد و اسباب بھی جن کو شریعت نے ملحوظ رکھا ہے۔ اسی طرح وہ معانی جو تمام احکام میں ملحوظ نہ ہو بلکہ اکثر انواع میں ملحوظ ہو۔

دور حاضر میں بعض اہل علم صرف مقاصد شریعت کو بنیاد بنا کر اجتہاد کے قائل بلکہ مصر ہیں۔ ڈاکٹر محمود احمد غازی^{۶۱} نے مقاصد شریعت کو بنیاد بنا کر اجتہاد کرنے کو خطرناک کہا ہے۔^{۶۲}

تونس کے عائلی قوانین کی تدوین مسلم عرب دنیا میں جدت کے حوالے سے قانون سازی کی واحد اور پہلی مثال تھی۔ اس ضابطے کے تحت ملک میں پہلے سے قائم شرعی عدالتیں ختم کی گئیں اور اس کی جگہ سیکولر عدالتوں نے لی۔^{۶۳} یہ مجلہ درج ذیل بارہ کتابوں (حصوں) پر مشتمل ہے۔

کتاب الأول: الفصول من ۱ إلى ۲۸	في المراكنة
کتاب الثاني: الفصول من ۲۹ إلى ۳۳	في الطلاق
کتاب الثالث: الفصول من ۳۴ إلى ۳۶	في العدة
کتاب الرابع: الفصول من ۳۷ إلى ۵۳	في النفقة
کتاب الخامس: الفصول من ۵۴ إلى ۶۷	في الحضنة
کتاب السادس: الفصول من ۶۸ إلى ۷۶	في النسب
کتاب السابع: الفصول من ۷۷ إلى ۸۰	في أحكام اللقيط
کتاب الثامن: الفصول من ۸۱ إلى ۸۴	في أحكام المفقود
کتاب التاسع: الفصول من ۸۵ إلى ۱۵۲	في الميراث
کتاب العاشر: الفصول من ۱۵۳ إلى ۱۷۰	في الحجر والرشد ^{۶۴}

ابتدائی طور پر وصیت اور ہبہ کے متعلق احکام اس مجلہ کا حصہ نہ تھیں جو بعد میں اس کا حصہ بنیں۔ اس کی وجہ J. Anderson^{۶۵} N. D. یہ بیان کرتے ہیں کہ چونکہ اس مجلہ میں زیادہ تر استفادہ الشیخ جعیت کا مرتب کردہ لائحہ الاحکام الشریعیہ سے کیا گیا ہے اور اس لائحہ میں وصیت کے احکام دوسرے عائلی قوانین کے ساتھ متضلاً بیان نہیں ہوئے تھے بلکہ یہ احکام الگ طور پر دوسری جگہ بیان ہوئے تھے۔^{۶۶}

۱۹۵۸ء کو تونس کے عائلی قوانین میں متبنی^{۶۷} بنانے کے احکامات کا اضافہ کیا گیا۔ ۱۹۵۹ء کو وصیت کے متعلق ایک باب کا اضافہ کیا گیا۔^{۶۸} ۲۸ مئی ۱۹۶۳ء کو مجلہ میں بارہویں کتاب جو ہبہ کے متعلق ہے کا اضافہ کیا گیا۔ اس کے بعد یکے بعد دیگرے مجلہ میں ترمیمات کی گئیں۔ ۱۲ جولائی ۱۹۹۳ء کو اس مجلہ میں سب سے اہم

جنسی مساوات کے حوالے سے ترمیم کی گئی۔ مرد اور عورت دونوں کو یکساں طور پر گھریلو اور خاندانی امور کے علاوہ اولاد پر خرچ کرنے کا ذمہ دار بنایا گیا۔^{۶۹}

جس میں مختلف موضوعات کے تحت کل ۲۱۳ دفعات ہیں۔ جو عربی اور فرانسیسی زبان میں ہے۔ اس ضابطے کے نفاذ جدت اور اصلاح کی طرف ایک اہم قدم شمار کیا جاتا ہے۔ مغربی دنیا میں یہ ضابطہ اسلام کی ایک نئی اور جدید تشریح سے تعبیر کیا گیا۔^{۷۰} مذہبی لوگوں نے ہر چند اس کی مخالفت کی لیکن وہ بے بس تھے کیونکہ ان کے پاس کوئی طاقت نہیں تھی۔^{۷۱}

تونس کا ضابطہ برائے عائلی قوانین اسلامی عائلی قوانین میں اہم تبدیلیوں کا مظہر ہے۔ خاص طور پر اس وجہ سے کہ اس میں تعدد ازواج ممنوع قرار دی گئی اور طلاق کا اختیار کو عدالتوں کو دیا گیا ہے۔ طلاق، خضانت (پرورش) اور نسب جیسے مسائل میں بھی عورتوں کے اختیارات کو وسیع کیا۔ حقوق نسواں نے اسے بہت زیادہ سراہا اور اس کو عملی جامہ پہنانے کا عہد کیا۔ حقوق نسواں کی تنظیموں کی طرف سے عرب دنیا میں تعدد ازواج کو خواتین کے حقوق کی پامالی کا بہت بڑا سبب سمجھا جاتا ہے۔ عرب دنیا میں تونس وہ واحد اور پہلا ملک ہے جہاں دوسرا نکاح کرنا ایک قانونی جرم ہے۔ مجلۃ الاحوال الشخصية کے آرٹیکل نمبر ۱۸ میں اس طرح لکھا ہوا ہے۔

کل من تزوج وهو في حالة الزوجية وقبل فك عصمة الزواج السابق يعاقب بالسجن لمدة عام وبخطية قدرها مائتان وأربعون ألف فرنك أو بإحدى العقوبتين ولو أن الزواج الجديد لم يبرم طبق أحكام القانون.^{۷۲}

یعنی جس شادی شدہ شخص نے سابقہ نکاح کے ہوتے ہوئے دوسرا نکاح کیا تو اس شخص ایک سال قید کی سزا اور دوا لاکھ چالیس ہزار فرنک^{۷۳} جرمانہ کیا جائے گا چاہے نیا نکاح قانون کے مطابق نہ بھی ہو۔ اسی طرح طلاق کے متعلق مجلہ کے آرٹیکل ۳۰ اور ۳۱ میں اس طرح مذکور ہے۔

۳۰۔ لا يقع الطلاق إلا لدى المحكمة ۳۱۔ حکم بالطلاق ۱۔ بتراضي الزوجين، ۲۔ بناء على طلب أحد الزوجين بسبب ما حصل له من ضرر، ۳۔ بناء على رغبة الزوج إنشاء الطلاق أو مطالبة الزوجة به^{۷۴}۔

عدالت کے روبرو دی گئی طلاق کا اعتبار ہوگا۔ طلاق زوجین کی رضامندی سے واقع ہوگی۔ اگر میاں بیوی میں سے کسی ایک کو نکاح کی وجہ سے نقصان پہنچتا ہو یا میاں بیوی میں سے کوئی ایک طلاق لینے کی خواہش کرے تو عدالت ان صورتوں میں طلاق کی ڈگری جاری کرے گی۔

سنہ ۱۹۹۳ء میں جب اس مجلہ میں ترمیم کی گئی تو اس کے بعد اب تونسوی خاتون کو یہ حق حاصل ہوا کہ جس طرح تونسوی مرد چاہے جہاں اور جس ملک کے خاتون سے شادی کر کے بچہ جنے تو وہ بچہ تونسوی شمار ہوگا تو اسی طرح اگر تونسوی خاتون جہاں اور جس ملک کے مرد سے نکاح کرے اور بچہ جنے تو وہ بچہ تونسوی شمار ہوگا۔^{۴۵}

۲۰۰۸ء کو بچے کے پرورش کرنے والی ماں کی سکونت اور رہائش کے حوالے سے ترمیم کی گئی۔ مجلہ کے آرٹیکل نمبر ۵۶ یوں ہے:

ان مصاریف شؤون المحضون تقام من ماله الخاص والا فمن مال أبيه واذا لم يكن للحاضنة مسكن فعلى الأب إسكانها مع المحضون۔^{۴۶}

"محضون (وہ بچہ جو زیر پرورش ہے) کے اخراجات اسکے خاص مال سے ادا کئے جائیں اگر ایسا ممکن نہ ہو تو والد کے مال میں سے ادا کئے جائیں گے۔ اگر حاضنہ (پرورش کرنے والی والدہ) کا گھر نہ ہو تو والد کے ذمہ ہے کہ بچے کے ساتھ اس کیپرورش کرنے والی والدہ کے لئے بھی رہائش کا بندوبست کرے۔"

اس حوالے سے عائلی قوانین میں انتہائی سختی برتی گئی ہے۔^{۴۷}

۲۰۱۷ء حکومت تونس نے جنسی مساوات کے حوالے سے معاصر اسلامی دنیا میں ایک جدید فیصلہ کیا کہ تونس کی خواتین کو اجازت ہے کہ وہ اپنے شریک حیات کے انتخاب میں آزاد ہیں۔ اب تونس کی مسلمان خواتین غیر مسلم سے بھی نکاح کا حق رکھتی ہیں۔^{۴۸}

حاصل بحث:

تونس کے عائلی قوانین پر ایک نظر ڈالنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس مسلم ملک نے فرانس کے تسلط سے آزادی کے بعد جدت کا سفر اس تیزی سے طے کیا کہ صریح و منصوص اسلامی احکام کا بھی یکسر انکار کیا گیا ہے۔ مجلہ میں اسلامی احکام کی روح کے مقابلے میں ان مغربی مصنفین کی تنقیدوں کا زیادہ خیال رکھا گیا جو وہ اسلامی تعلیمات پر کرتے رہتے ہیں۔

احکام شرعیہ اگر اپنے ثبوت و دلالت میں قطعی ہوں تو ان کا انکار اسلام کی سرحدوں سے تجاوز کرنے لگتا ہے۔ آیت مبارکہ

فَأَنكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَنِّي وَتِلْكَ وَرُبَّعٌ^{۴۹}

اور جو عورتیں تمہیں پسند ہوں ان سے نکاح کر لیا کرو دو تین تین اور چار چار۔ یہ آیت مبارکہ قرآن کریم کی دیگر آیات کی طرح قطعی ہے اور اس کے الفاظ کی اپنے مدلول پر دلالت بھی قطعی ہے۔ یہ حکم نہ تو منسوخ ہے

اور نہ ہی موئل نہ کوئی خاص گروہ اسی کا مخاطب ہے۔ جب تخصیص، تاویل اور تفسیح کا سرے سے احتمال ہی نہیں تو اب محض تاریخیت کے ظنی اصول پر جو اسلامی روایت میں کبھی قابل قبول بھی نہیں ہوا، اس حکم صریح کی مخالفت کا کیا معنی ہے۔

دوسری طرف صورتحال یہ ہے کہ تونس کی خواتین میں دیگر مسلم ممالک کی خواتین کے برخلاف "ہجرت برائے روزگار" کا رجحان بہت زیادہ ہے اور یہ خواتین خود ہونے کے باعث اکثر اپنی خوبصورتی کا خراج وصول کرتی ہیں۔ پھر اسی طرح مسلمان خاتون کسی غیر مسلم مرد کے نکاح میں نہیں آسکتی بلکہ اگر خاتون نو مسلم ہو تو اس کا نکاح فوراً فسخ کیا جائے گا۔ جیسے کہ امام بخاریؒ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا یہ قول نقل کیا ہے:

إِذَا أَسْلَمَتِ النَّصْرَانِيَّةُ قَبْلَ زَوْجِهَا بِسَاعَةٍ حَرُمَتْ عَلَيْهِ^{۸۰}

جب ایک عیسائی عورت اپنے خاوند سے ایک گھنٹہ پہلے اسلام لے آئی تو وہ عورت اس مرد پر حرام ہو گئی۔ چنانچہ یہ ائمہ کا متفق علیہ قول بلکہ اجماع ہے۔^{۸۱}

جدت کی اس اندھی لہر نے سوائے مذہب سے آزادی کے اس ملک کو اور کچھ نہیں دیا جو دیگر گناہوں کی طرح ایک وقتی لذت کی حامل تو ہوتی ہے مگر دنیا و آخرت کے خسران کے سوا کچھ نہیں لاتی۔

حوالہ جات

- ۱۔ ڈاکٹر گستاو لی بان (Gustave Le Bon) جو ڈاکٹر لی بان کے نام سے مشہور ہیں، ایک فرانسیسی مصنف اور دانشور تھے۔ ۱۸۴۱ء کو فرانس میں پیدا ہوئے۔ اپنی پہلی کتاب "انسان اور انسانی معاشرے" ان کی ابتدا اور تاریخ "کی تصنیف سے مشہور ہو گئے۔ آپ نے سوشیالوجی اور سیاسیات پر کئی کتابیں لکھیں ہیں۔ دیکھیے:

Gustave Le Bon Biography - Infos - Art Market
Retrieved March ۱۷, ۲۰۱۸, from <http://www.gustave-le-bon.com/>

- ۲۔ لی بان، گستاو لی، ڈاکٹر، تمدن عرب، مترجم سید علی بلگرامی، الفیصل ناشران و تاجران کتب، غزنی سٹریٹ اردو بازار، لاہور، ص: ۲۳۷
- ۳۔ یہ قانون دو کتابوں (حصوں) پر مشتمل ہے۔ اس میں کل ۱۵ دفعات تھیں۔ پہلی کتاب میں منکحات کا ذکر ہے، جس میں چھ ابواب ہیں جو پیغام نکاح، اہلیت نکاح، عقد نکاح، کفو، مہر اور نفقہ کے متعلق ہیں۔ جبکہ دوسری کتاب (حصہ) میں متفرقات کا ذکر ہے، جو طلاق، تفریق اور عدت کے متعلق ہے۔ یہ قانون اگرچہ صرف نکاح اور طلاق کے احکام پر مبنی تھا اور دوسرے عائلی قوانین کا ذکر اس میں موجود نہیں تھا، لیکن مسلم ممالک میں عائلی قوانین کی تدوین کی طرف ایک ابتدائی قدم تھا۔ دیکھیے: عبدالرحمان الصابونی، الذکثور، نظام الاسرة و حل مشکلاتها فی ضوء الاسلام، دار الفکر، بیروت، ۲۰۰۱ء، ص: ۳۰
- ۴۔ تشوار حمیدو زکیہ، الذکثور، مصلحة المحضون فی ضوء الفقه والقوانين الوضعية: دراسة نظرية وتطبيقية مقارنة، دار المنهل، ۲۰۰۸ء، ص: ۱۵
- ۵۔ تورس: مع أئمة السنة: المذهب الحنفي بتونس
Retrieved March 17, 2018, from <https://www.turess.com/alchourouk/565396>
- ۶۔ فقہ مالکی کو بلاد مغرب میں کیوں پذیرائی حاصل ہوئی۔ اس کی کئی وجوہات بیان کی جاتی ہیں لیکن بہتر توجیہ یہ ہے کہ چونکہ بلاد مغرب میں فقہ مالکی کے علماء پچھلے اور پھر ان کے تلامذہ کی وجہ سے فقہ مالکی وہاں پھیل گئی۔ یحییٰ بن یحییٰ اور سخون بن سعید جیسے کبار مالکی علماء یہاں قاضی رہے۔ دیکھیے:

الإمام مالك - انتشار المذهب المالكي
Retrieved March 17, 2018, from <http://www.ibnamin.com/malik.htm>

- 7۔ Tahir Mahmood, Personal law in Islamic country, Academy of Law and Religion, New Delhi, 1987, P- 151
- ۸۔ M. M. Charrad کا پورا نام Mounira M. Charrad ہے۔ ٹیکساس یونیورسٹی میں ایسوسی ایٹ پروفیسر ہیں۔ وہ انعام یافتہ خاتون مصنفہ ہیں۔ ہارورڈ یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی۔ ان کی مشہور کتاب States and Women's rights ہے۔ دیکھیے:

Mounira M. Charrad - UT College of Liberal Arts: - The University of Texas Retrieved March ۱۷, ۲۰۱۸, from <https://liberalarts.utexas.edu/sociology/faculty/charradm>

- ۹۔ M. M. Charrad, Policy Shifts: State, Islam, and Gender in Tunisia, ۱۹۹۷-۱۹۹۸, Social Politics Summer ۱۹۹۷, Oxford University Press, ۱۹۹۷, P- ۲۸۹
- ۱۰۔ مدرسۃ الخلدونہ تونس کے دار الخلافہ تیونس میں واقع ہے۔ اس کی بنیاد تونسوی نوجوان بشیر صفر نے ۱۸۹۶ء میں رکھی۔ اس مدرسے کے قیام کا مقصد تونس کے نوجوانوں کو جدید تعلیم سے آراستہ کرنا تھا۔ اس کو فرانس کے ریڈیٹ جنرل کا

تعاون حاصل تھا۔ اسی طرح اس مدرسہ کے قیام کے وقت ایک تنظیم بھی جمعیت الخلدونہ کے نام سے بنائی گئی۔ دیکھیے:

عالم علی الغرابی، الإمام عبد الحمید بن بادیس ومنهجہ فی الدعوة من خلال اثاره فی التفسیر والحديث - الرسالة العلمية، المملكة العربية السعودية، جامعة ام القرى كلية الدعوة و اصول الدين، مكة المكرمة، ۱۴۰۹ھ، ص: ۵۹

۱۱- مدرسۃ الصادقیہ کی بنیاد تونس کے وزیر خیر الدین نے ۱۸۷۳ء میں رکھی۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ تونس کے نوجوان دینی علوم کے ساتھ ساتھ عصری علوم کو بھی حاصل کرے۔ دیکھیے: احمد بن عبدالسلام، المدرسة الصادقية والصادقيون، الجمع التونسي للعلوم والاداب والفنون، بیت الحکمة، تونس، ۱۹۹۴م

۱۲- محمد الازہر الغرابی، تونس رغم الاستعمار، دار المنہل، الاردن، ۲۰۱۰م، ص: ۱۱۳

۱۳- Arnold H. Green, The Tunisian Ulama ۱۸۷۳-۱۹۱۵: Social Structure and Response to Ideological Currents, E. J. Brill, Leiden, ۱۹۷۸, P- ۱۶۸

۱۴- الشباب التونسي کے سرکردہ رکن علی باش حمہ تھے۔ علی باش ایک وکیل تھے۔ باش نے ترکی ہجرت کی اور ۱۹۱۸ء میں وہیں وفات پا گئے۔ دیکھیے: یوسف بن عبد الرحمن المرعشلی، نثر الجواهر والدرر فی علماء القرن الرابع عشر، وبذیلہ: عقد الجوبہ فی علماء الربع الاول من القرن الخامس عشر، دار المعرفۃ، بیروت، ۲۰۰۶م، ص: ۷۳/۱

۱۵- محمود شاكر اسماعيل احمد یانغی الدكتور، تاریخ العالم الاسلامی الحديث والمعاصر قارة افريقيه، دار المرنخ للنشر، الرياض، ۱۹۹۳م، ص: ۱۰۴/۳

۱۶- جمال الدین افغانی (۱۸۳۸ء-۱۸۹۷ء) افغانستان میں پیدا ہوئے۔ وحدت عالم اسلام کے داعی تھے۔ آپ نے اسلامی ممالک کو مغربی اقتدار سے آزاد کرنے کی کوششیں کیں۔ اس مقصد کے لئے انہوں نے ہندوستان، مصر اور ترکی کا سفر کیا۔ پیرس سے العروۃ الوثقی کے نام سے عربی زبان میں ایک رسالہ جاری کیا۔ علامہ اقبال نے ان کی مساعی و نظریات کی بڑی تعریف کی ہے۔ دور جدید میں ان کی شخصیت متنازع قرار دی جا رہی ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھیے:

اقبال ریویو، جمال الدین افغانی نمبر۔ اردو کی برقی کتابیں

Retrieved December ۲, ۲۰۱۷, from

<http://kitabn.urduLibrary.org/Pages/Afghani.html>

Al Waqia Magazine Retrieved December ۲, ۲۰۱۷, from

<https://alwaqiamagazine.wordpress.com/۲۰۱۴/۰۲/۱۶/sayyid-jamal-ad-din-al-afghani-the-another-face/>

۱۷- شیخ محمد عبده (۱۸۴۹ء-۱۹۰۵ء) مصر کے عالم دین اور فقیہ تھے۔ مصر کے جامعہ ازہر سے فراغت کے بعد وہاں مدرس مقرر ہوئے۔ اس کے بعد مصر کی جدید تعلیم کی درسگاہ جامعہ قاہرہ میں استاد مقرر ہوئے۔ وحدت عالم اسلامی کے حامی تھے۔ جمال الدین افغانی کے افکار سے متاثر تھے۔ ۱۸۸۲ء میں مصر سے جلاوطن کیے گئے۔ تصانیف میں رسالۃ التوحید اور تفسیر المنار مشہور ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھیے:

'Abduh, Muhammad (۱۸۴۹-۱۹۰۵) - Islamic Philosophy Online

Retrieved December ۲, ۲۰۱۷, from

<http://www.muslimphilosophy.com/ip/rep/H۰۴۹>

۱۸- شکیب ارسلان (۱۸۶۹ء-۱۹۴۶ء) لبنان کے رہنے والے تھے۔ آپ شاعر اور ادیب تھے۔ امیر البیان کے لقب سے مشہور ہیں۔ آپ کو عربی، ترکی، فرانسیسی، اور جرمن زبان پر دسترس حاصل تھا۔ وحدت عالم اسلام کے داعی تھے۔ آپ کی تصانیف میں لماذا تأخر المسلمون وتقدم غیرہم اور عروۃ الاتحاد مشہور ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھیے:

العمامة - أمير البیان شکیب أرسلان فی بلادنا

Retrieved December ۲, ۲۰۱۷, from

http://www.al-

amama.com/index.php?option=com_content&task=view&id=۹۶۸

۱۹۔ بشیر صفر (۱۸۶۵ء - ۱۹۱۷ء) تونس کے عظیم مصلحین میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ ابوالنہضۃ التونسیہ کے لقب سے مشہور ہیں۔ تونس کے اصلاحی اخبار الحاضرۃ میں لکھتے تھے۔ تفصیل کے لئے دیکھیے: محمد صالح الہرماسی، تونس: عربیہ متجددہ و دور متجدد، دار المنہل، اردن، ۲۱۰۲ء، ص: ۴۰؛ محمد الازہر الغربی، تونس رغم الاستعمار، دار المنہل، الاردن، ۲۱۰۳ء، ص: ۱۳۴

۲۰۔ ثروت صولت، تونس—سیاسیزندگیاور قومپرستیکادور، مجلہ فکر و نظر، جلد ۲ نمبر ۱۲، سال ۱۹۶۵ء، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، ص: ۷۵۵-۷۵۸

۲۱۔ ۲۵ جولائی ۱۹۵۷ء کو ملک کا نام جمہوریہ تونس رکھا گیا۔ دیکھیے: مجلۃ الأحوال الشخصية، ص: ۲

۲۲۔ محمد الامین باشا بابی (۱۸۸۱م - ۱۹۶۲م) الامین بابی کے نام سے بھی مشہور تھے۔ تونس میں حسینی خاندان (قائم شدہ ۱۷۰۵م) کے آخری حکمران تھے۔ آپ الحبيب باشا کے بیٹے تھے۔ ۱۹۴۳م کو تونس کے بادشاہ مقرر ہوئے اور ۱۹۵۷م بادشاہت سے معزول ہو گئے۔ آپ کی آخری زندگی مصائب سے بھری بڑی ہیں۔ دیکھیے:

Retrieved March ۲۰, ۲۰۱۸, from
http://www.archivegypt.com/آخر-بایات-تونس-محمد-الامین-بابی-آخر-بایات تونس - أرشیف مصر

۲۳۔ احمد المستیری ۱۹۲۳ء کو تونس میں پیدا ہوئے۔ اپ وکالت کے پیشے سے وابستہ تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ سیاست میں بھی حصہ لیتے تھے۔ اپ تونس کے شہر المنستیر کے رہنے والے ہیں اسلئے اس کی نسبت سے آپ کو المنستیری کہتے ہیں۔ ۱۹۵۰ء میں تونس کے دستور پارٹی کے رکن بن گئے۔ ۱۱ اپریل ۱۹۵۶ء کو تونس کے وزیر عدل و انصاف مقرر ہوئے۔ اپ کے بچپانے جب اپ کو اس عہدے پر فائز ہونے پر ملامت کیا تو اس نے جواب دیا کہ میں نے شیخ جعیت کے مرتب کردہ لائحہ الاحکام الشرعیہ کو نافذ کرنے کے لئے یہ عہدہ قبول کیا۔ دیکھیے:

۴۰٪ من التونسيين يفضلون المستشار لمرئاسة الحكومة - العربية نت ...

Retrieved March ۱۹, ۲۰۱۸, from

من- ۴۰- ۲۱/۱۱/۲۰۱۳/۲۰۱۳/north-africa/tunisia/alarabiya.net/ar/north-africa/tunisia/۲۰۱۳/۱۱/۲۱/۴۰-
html.التونسيون-يفضلون-المستشيرى-لرئاسة-الحكومة

۲۴۔ مجلۃ الأحوال الشخصية [PDF]

Retrieved March ۱۹, ۲۰۱۸, from

http://www.e-

justice.tn/fileadmin/fichiers_site_arabe/codes_juridiques/ code_
statut_personel_ar_۱_۱۲_۲۰۰۹.pdf

۲۵۔ ساسی بن حلیمہ، قانون مدنی، قانون الأحوال الشخصية: محاضرات فی القانون المدنی، جامعۃ تونس المنار، کلیۃ الحقوق والعلوم السیاسیۃ تونس، ص: ۶

۲۶۔ پروفیسر امیل گرامی Amel Grami یونیورسٹی آف منوبہ تونس میں پروفیسر ہیں۔ وہ عرب ممالک میں جنسی مساوات، عورتوں کے خلاف تشدد میں دلچسپی رکھتی ہے۔ انہوں نے عرب ممالک میں حقوق نسواں کی ترقی کے حوالے سے کئی آرٹیکلز لکھے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ عورتوں کے متعلق اسلام میں سختی حضرت عمرؓ کی ایجاد اور وضع ہے۔ اسلامی قانون کے حوالے سے ان کی گفتگو خاصی متنازع ہے۔ دیکھیے:

University of Manouba Tunisia - Euro-Mediterranean Women's

Retrieved March ۱۸, ۲۰۱۸, from

https://www.euromedwomen.foundation/ng/en/profile/amelgrami;

Amel Grami - YouTube -- ثوابت الاسلام والدستور : امال قرامی

Retrieved March ۱۸, ۲۰۱۸, from

https://www.youtube.com/watch?v=۷QGWchCzpyM

۲۷۔ Amel Grami (۲۰۰۸) Gender Equality in Tunisia, British Journal of Middle Eastern Studies, ۳۵:۳, P-۲۴۹

- ۲۸ نصوص مہداتہ إلى النساء الاتحاديات. الحداد: ليس لي أن أقول بتعدد الزوجات.
Retrieved November ۲۷, ۲۰۱۷, from
<https://www.goud.ma/۵۶۶۰۸-النساء-الاتحاديات-الحداد>
- ۲۹ الزواج والطلاق والحجاب من وجهة نظر رواد التنوير الاسلامي في القرن العشرين.
Retrieved November ۲۷, ۲۰۱۷, from
<https://www.altaghyeer.info/۲۰۱۴/۰۸/۰۴-وجهة-من-و-الحجاب-من-وجهة-نظر-۱>
طاهر حداد - المعرفة ۳۰
Retrieved November ۲۷, ۲۰۱۷, from
<https://marefa.org/طاهرحداد>
- ۳۱ الطاهر الحداد: علم من أعلام الدفاع عن حقوق المرأة في تونس | أصوات وآراء
Retrieved November ۲۷, ۲۰۱۷, from
<http://blogs.worldbank.org/arabvoices/ar/tahar-haddad-towering-figure-womens-rights-tunisia>
- ۳۲ تونس کے اسلامی معاشرے میں ان کے نظریات کو ابتدا میں کفر والحاد سے تعبیر کیا گیا۔ جامعہ زیتونہ کے ایک سکالر شیخ محمد صالح بن مراد نے اس کتاب کے جواب میں الحداد علی امرۃ الحداد نامی کتاب لکھی۔ اس کتاب میں اس نے طاہر حداد کی تصنیف کو امت مسلمہ کے لئے باعث عار قرار دیا۔ اسی طرح الشیخ عمر البری نے سیف الحق علی من لایروی الحق نامی کتاب لکھی۔ تفصیل کے لئے دیکھیے:
- Retrieved November ۲۷, ۲۰۱۷, from
<https://marefa.org/طاهرحداد>
- ۳۳ احمد بن ابی الضیاف (۱۸۰۲م-۱۸۷۴م) تونس کے ایک مورخ اور سیاسی شخصیت تھے۔ تونس کے وزیر خیر الدین کے معاون تھے۔ انہوں نے تونس کی سیاسی اصلاحات کے لئے کوششیں کیں۔ ان کے اساتذہ میں محمد بن النوح، محمد الابی اور محمد المناعی مشہور ہیں۔ تاریخ میں ان کی کتاب اتحاف اہل الزمان بآخبار ملوک تونس وعہد الأمان ۸ جلدوں میں الدار العربیۃ تونس سے شائع ہوئیں۔ دیکھیے: الصادق الزمرلی، اعلام تونسویون، دار الغرب الاسلامی، بیروت، لبنان، الطبعة الاولى ۱۹۸۸، ص: ۷۱-۷۵؛
- ابن أبي الضياف استثمر قربه من الحكام لتدوين الوقائع . "إتحاف أهل الزمان
Retrieved March ۱۹, ۲۰۱۸, from
http://daharchives.alhayat.com/issue_archive/Hayat/۲۰INT/۱۹۹۹/۳/۱/-ابن-الضياف-استثمر-قربه-من-الحكام-لتدوين-الوقائع-إتحاف-أهل-الزمان-مرجع-أساسي-للفهم-تاريخ-تونس.html
- ۳۴ یہ رسالہ المصنف الشنوقی کی تحقیق کے ساتھ ۱۹۶۸ء میں شائع ہوئی۔ دیکھیے: محمد محفوظ (المؤلف: ۱۴۰۸ھ)، تراجم المؤلفین التونسيین، دار الغرب الاسلامی، بیروت-لبنان، الطبعة: الثانية، ۱۹۹۳م، ص: ۲۶۸/۳
- ۳۵ الشیخ محمد السنوسی (۱۸۵۱م-۱۹۰۰م) تونس کے ایک عظیم عالم اور مصلح تھے۔ جامعہ الزیتونہ سے سبق پڑھا۔ ۱۸۷۰ء سے ۱۸۸۷ء تک الجامع الاعظم میں مدرس رہے۔ جامعہ زیتونہ کے اکثر مدرسین اور شیوخ آپ کے شاگرد تھے۔ اسی طرح تونس کی عدالتوں کے اکثر قضاة آپ کے شاگرد تھے۔ ان کے چند تالیفات کے نام یہ ہیں: مجمع الدواوین التونسية، الرحلة الحجازية، الاستطلاعات الباريسية، مسامرة الظريف بحسن التعريف، دیکھیے:
- الشروق - اعلام الاصلاح: الشیخ محمد السنوسي ۱۸۵۱م-۱۹۰۰م
Retrieved March ۱۹, ۲۰۱۸, from
<http://www.alchourouk.com/۱۱۸۶۶۲/۶۹۳/۱/-اعلام-الاصلاح-الشيخ-محمد-.html>
---السنة ۱۸۵۱م-۱۹۰۰م
- ۳۶ محمد السنوسی کے اس رسالے کا عنوان تحقیق اکام عن حقوق المرأة فی الإسلام ہے۔ یہ پیغام فرانسیسی زبان میں ان کے بیٹے محی الدین اور بھانجے عبدالقادر القباکلی نے کیا ہے۔ دیکھیے: تراجم المؤلفین التونسيین، ص: ۷۹/۳

۳۷ مجلۃ الأحوال الشخصية: حدیث، مساواة، شراکتہ

Retrieved March ۱۹, ۲۰۱۸, from
http://www.csp.tn/ar/index.php?id=۱۱۱۴؛

۳۸ شیخ محمد العزیز جعیت کا پورا نام الشیخ جعیت عبدالعزیز تھا۔ ۱۸۸۶ء میں تونس میں پیدا ہوئے ایک علمی گہرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ جامعہ الزيتونہ سے پڑھا اور فراغت کے بعد وہیں تدریس شروع کی۔ ۱۹۱۹ء میں بطور مالکی مفتی تقرری ہوئی۔ ۱۹۳۵ء میں شیخ الاسلام للمذہب المالکی کا لقب پایا۔ ۱۹۴۷ء میں وزیر عدل و انصاف بن گئے۔ ۱۹۵۰ء میں اس سے مستعفی ہو گئے۔ ۱۹۶۰ء میں وفات پا گئے۔ آپ کے فتاوی جات زیادہ تر تیسیر اور مصلحت عامہ پر مبنی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے فتاوی جات کافی متنازعہ ہیں۔ دیکھیے:

شیخ الإسلام محمد العزیز جعیت | موقع الإسلام في تونس

Retrieved March ۱۸, ۲۰۱۸, from
http://islamentunisie.com/?p=۲۴۵۰

۳۹ الہم "النسوي" في الفكر الإصلاحي التونسي (الجزء الثاني) - الحوار نت

Retrieved March ۱۸, ۲۰۱۸, from
http://www.alhiwar.net/ShowNews.php?Tnd=۲۳۶۹۶

۴۰ J. N. D. Anderson, The Tunisian Law of Personal Status, Source: The International and Comparative Law Quarterly, Vol. ۷, No. ۲ (Apr., ۱۹۵۸), p-۲۶۴, (Available online at: http://www.jstor.org/stable/۷۵۵۴۹۸ Accessed: ۲۰-۰۳-۲۰۱۸ ۰۴:۳۵ UTC)

۴۱ اس کا ایک نسخہ مطبوعہ الارادة تونس سے شائع ہوا ہے۔ اس حصے میں صرف عائلی قوانین کا ذکر ہے۔ جبکہ پورا مجلہ شائع نہیں ہوا ہے۔ البتہ حکومت کی تحویل میں موجود ہے۔ اس حصے کی ڈی ڈی ایف کاپی اس لنک پر موجود ہے:

جعیت - لائحة مجلة الأحكام الشرعية - قسم أحكام الأحوال الشخصية - الشيخ جعیت
Retrieved March ۱۸, ۲۰۱۸, from
http://www.abdelmagidzarrouki.com/۲۰۱۳-۰۵-۰۶-۱۴-۴۵-۳۶/viewdownload/۳۲۹-۶۶۷۶۶۶-

۴۲ الصاوي المالكي، أبو العباس أحمد بن محمد الخلوئي، بلغة السالك لأقرب المسالك المعروف بحاشية الصاوي على الشرح الصغير دار المعارف، مصر، ص: ۳۴۸/۲

۴۳ ابن عابدين، محمد أمين بن عمر بن عبد العزيز عابدين الدمشقي الحنفي، رد المحتار على الدر المختار، دار الفكر-بيروت، الطبعة: الثانية، ۱۴۱۲ هـ - ۱۹۹۲ م، ص: ۱۵۳/۳

۴۴ مجلة الأحوال الشخصية [PDF]
Retrieved March ۱۹, ۲۰۱۸, from
http://www.e-justice.tn/fileadmin/fichiers_site_arabe/codes_juridiques/code_statut_personel_ar_۱_۱۲_۲۰۰۹.pdf

۴۵ الشیخ محمد جعیت کے مرتب کردہ لائحۃ الاحکام الشرعیۃ میں تعدد ازواج کی ممانعت کا ذکر نہیں۔ اسی طرح طلاق کے بارے بھی یہ مذکور نہیں ہے کہ قاضی کی موجودگی میں شوہر طلاق دے گا۔ دیکھیے: جعیت - لائحۃ مجلة الأحكام الشرعية، مطبعة الارادة تونس

۴۶ Sir James Norman Dalrymple (۱۹۰۸-۱۹۹۴) کا پورا نام J. N. D. Anderson تھا۔ عیسائی مشنری اور ایک ذہن ایجنٹ تھے۔ مختلف اسلامی حکومتوں کے مشیر رہے۔ برطانیہ میں لارنس کالج اور کیمبرج یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۳۲ء میں مصر چلے گئے اور بطور مشنری وہاں ۸ سال گزارے۔ جس کے دوران عربی زبان سیکھی۔ اسلامی قانون پر ان کی کتاب Islamic Law in the Modern World مشہور ہے۔ دیکھیے:

Norman Anderson and the Christian Mission to Modernise Islam ..

Retrieved March ۲۱, ۲۰۱۸, from

<https://www.hurstpublishers.com/book/norman-anderson-christian-mission-modernise-islam/>

۴۷ J. N. D. Anderson, The Tunisian Law of Personal Status, P-۲۶۶

۴۸ جسٹس Sandra Day O'Connor ۱۹۳۰ء کو ٹیکساس میں پیدا ہوئی۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں سپریم کورٹ کے ایسوسی ایٹ جج رہ چکی ہے۔ ۲۳ سال سروس کے بعد ۲۰۰۶ میں سپریم کورٹ سے ریٹائرڈ ہو گئی۔ امریکہ کی تاریخ میں اس عہدے پر کام کرنے والی اولین خاتون شمار ہوتی ہے۔ دیکھیے:

Sandra Day O'Connor Biography - Biography

Retrieved March ۲۳, ۲۰۱۸, from

<https://www.biography.com/people/sandra-day-oconnor-۹۴۲۶۸۳۴>

۴۹ Mounira M. Charrad, FAMILY LAW REFORMS IN THE ARAB WORLD:

TUNISIA and MOROCCO, Report for the United Nations Department of Economic and Social Affairs (UNDESA) Division for Social Policy and Development Expert Group Meeting. New York. ۱۵ - ۱۷ May ۲۰۱۲, P-۲

وكالة أخبار المرأة: الهمّ "النسوي" في الفكر الإصلاحي التونسي ---- (القرن ۵۰...

Retrieved March ۲۵, ۲۰۱۸, from

<http://wonews.net/ar/index.php?ajax=preview&id=۱۴۳۳>

۵۱۔ تلفیق Patching کا لغوی معنی کپڑے کے ایک ٹکڑے کو دوسرے کے ساتھ سی دینا۔ عرب لفقت الثوب اس وقت بولتے ہیں جب کوئی کپڑے کے ایک ٹکڑے دوسرے ٹکڑے کے ساتھ دی دے۔ دیکھیے: ابن الہمام، کمال الدین محمد بن عبد الواحد، فتح القدیر، دار الفکر، بیروت، ص: ۱۳۵/۶؛ لسان العرب، ص: ۳۳۰/۱۰

۵۲۔ پروفیسر JOHN L. ESPOSITO جارج ٹاؤن یونیورسٹی میں شہزادہ ولید بن طلال سنٹر میں مذہب، بین الاقوامی تعلقات، اور اسلامیات کے استاد ہیں۔ ۴۵ سے زیادہ کتابوں کے مصنف ہیں۔ ان کے چند تصانیف کے نام یہ ہیں: The Future of Islam, Who Speaks for Islam? What Everyone Needs to Know about Islam, تفصیل کے لئے دیکھیے:

John L. Esposito

Retrieved March ۲۴, ۲۰۱۸, from

<https://www.sfcg.org/wp-content/uploads/bios/esposito.html>

۵۳ John L. Esposito and Natana J. DeLong-Bas, Women in Muslim Family Law, Syracuse University Press, Syracuse, New York, ۲۰۰۱, P-۶۷

۵۴۔ عبد الباسط خان، ڈاکٹر، جدید فقہی مسائل اور فقہائے پاکوہند کے اجتہادات، شیخ زاید اسلامک سنٹر، پنجاب یونیورسٹی لاہور، ص: ۲۳

۵۵۔ الغزالی، أبو حامد محمد بن محمد الطوسي، المستصفی، تحقیق: محمد عبد السلام عبد الشافی، دار الکتب العلمیة، الطبعة: الأولى، ۱۴۱۳ھ - ۱۹۹۳م، ص: ۳۷۴/۱

۵۶۔ القرافی، أبو العباس شہاب الدین أحمد بن إدريس بن عبد الرحمن المالکی، شرح تنقیح الفصول، المحقق: طہ عبد الرؤوف سعد، شركة الطباعة الفنية المتحدة، الطبعة: الأولى، ۱۳۹۳ھ - ۱۹۷۳م، ص: ۴۴۸/۱

۵۷۔ حاتم بای، الدكتور، الأصول الاجتهادية التي يبني عليها المذهب المالكي، الوعي الإسلامي، الكويت، ۲۰۱۱، ص: ۴۱۶

۵۸۔ محمود احمد غازی، ڈاکٹر، محاضرات فقہ، ساتواں خطبہ، مقاصد شریعت اور اجتہاد، الفیصل ناشران و تاجران کتب، اردو بازار لاہور، ص: ۲۹۵

۵۹۔ طاہر حداد (۱۸۹۹م-۱۹۳۵م) کا پورا نام طاہر بن علی بن بلقاسم الحداد تھا۔ تونس کے دار الخلافہ تیونس میں پیدا ہوئے۔ قرآن کریم حفظ کرنے کے بعد جامع الزيتونہ میں داخلہ لیا لیکن وہاں پڑھائی مکمل نہ کر سکا۔ مدرسہ سے نکلنے کے بعد مختلف اخبارات کے لئے لکھتے رہے۔ اپنے متنازعہ اراء کی بنا پر جب ۱۹۳۵ء میں وفات پا گئے تو ان کے جنازہ میں سوائے دوستوں اور رشتہ داروں کے کسی نے شرکت نہیں کی۔ دیکھیے:

الطاهر الحداد.. المسيرة والأثر - الجزيرة نت

Retrieved April ۱, ۲۰۱۸, from

http://www.aljazeera.net/news/cultureandart/۲۰۱۵/۱۲/۱۴/المسيرة-والأثر

۶۰۔ محمد الطاهر بن محمد بن محمد الطاهر بن عاشور التونسي، مقاصد الشريعة الإسلامية، المحقق: محمد الحبيب ابن الخوجة، وزارة الأوقاف والشؤون الإسلامية، قطر، ۱۴۲۵ھ - ۲۰۰۴ م، ص: ۲۱/۲

۶۱۔ ڈاکٹر محمود احمد غازی ۱۸ ستمبر ۱۹۵۰ء کو پیدا ہوئے۔ آپ نے سب سے پہلے قرآن حفظ کیا اس کے بعد والد صاحب سے تھوڑی فارسی پڑھی۔ کراچی کے بڑے تعلیمی ادارے جامعہ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن میں بھی کچھ عرصے زیر تعلیم رہے۔ وہاں سے والد حافظ محمد احمد صاحب کے ساتھ اسلام آباد منتقل ہو گئے۔ ۱۹۷۲ء میں جامعہ پنجاب سے ماسٹر کیا، اور پھر اسی یونیورسٹی سے آپ نے پی ایچ ڈی کی سند حاصل کی۔ آپ وفاقی وزیر مذہبی امور۔ صدر بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد۔ ڈائریکٹر جنرل شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے عہدوں پر فائز رہے۔ ڈاکٹر صاحب کا سلسلہ محاضرات بڑا مقبول ہوا۔ جس کی چھ جلدیں اہل علم کو متاثر کر چکی ہیں۔ ان میں سے ہر جلد ۱۲ خطبوں پر مشتمل ہے، جن کے موضوعات یہ ہیں: قرآن، حدیث، سیرت، فقہ، شریعت، معیشت و تجارت، ڈاکٹر محمود احمد غازی کا ۲۶ ستمبر ۲۰۱۰ء کو انتقال ہوا۔ دیکھیے:

ماہنامہ الشریعہ، گوجرانوالہ، جلد ۲۲، شمارہ نمبر ۱، ۲، جنوری/فروری، ۲۰۱۱ء، خصوصی اشاعت بیاڈاکٹر محمود احمد غازی، ص: ۱۸-۲۵

۶۲۔ محمود احمد غازی، ڈاکٹر، خطبات کراچی، زوار اکیڈمی پبلی کیشنز، کراچی، اے۔ ۱۷/۳، ناظم آباد نمبر ۴، کراچی، ص: ۱۲۱

۶۳ Tyler Dickovick, Africa ۲۰۱۲, G - Reference, Information and Interdisciplinary Subjects Series, World Today Series. Africa, Rowman & Littlefield, ۲۰۱۲, P-۶۳; A Guide to the Tunisian Legal System - GlobaLex,

Retrieved November ۲۰, ۲۰۱۷, from

http://www.nyulawglobal.org/globalex/Tunisia.html

الهمّ "النسوي" في الفكر الإصلاحي التونسي (الجزء الثاني) - الحوار نت ۶۴

Retrieved March ۲۱, ۲۰۱۸, from

<http://www.alhiwar.net/ShowNews.php?Tnd=۲۳۶۹۶>

۶۵۔ J. N. D. Anderson (۱۹۹۴-۱۹۰۸) کا پورا نام Sir James Norman Dalrymple Anderson تھا

۔ عیسائی مشنری اور ایک ذہین ایجنٹ تھے۔ مختلف اسلامی حکومتوں کے مشیر رہے۔ برطانیہ میں لارنس کالج اور کیمبرج یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۳۲ء میں مصر چلے گئے اور بطور مشنری وہاں ۸ سال گزارے۔ جس کے دوران عربی زبان سیکھی۔ اسلامی قانون پر ان کی کتاب Islamic Law in the Modern World مشہور ہے۔ دیکھیے:

Norman Anderson and the Christian Mission to Modernise Islam ..

Retrieved March ۲۱, ۲۰۱۸, from

<https://www.hurstpublishers.com/book/norman-anderson-christian-mission-modernise-islam/>

۶۶۔ J. N. D. Anderson, The Tunisian Law of Personal Status, P-۲۶۶

۶۷۔ متنبی کا مطلب ہے کسی دوسرے شخص کی اولاد کو اپنی اولاد بنانا جس کو عرف عام میں لے پاک کہتے ہیں۔ یہ رواج دور جاہلیت میں بعثت نبوی سے قبل تھا، جو شخص اپنے بچے کے علاوہ کسی کو منہ بولا بیٹا بناتا تو اسے اپنی جانب منسوب کرتا، اسے وراثت میں حصہ دیتا، اور اپنی بیوی اور بیٹیوں سے خلوت کی اجازت دیتا، اور باپ پر اپنے لے پاک کی بیوی حرام ہوتی۔ خلاصہ کلام یہ کہ لے پاک اولاد تمام معاملات میں حقیقی اولاد کی طرح سمجھی جاتی تھی، اسلام نے اس رسم کا ہمیشہ ہمیش کے لئے خاتمہ کر دیا۔ دیکھیے: الأحزاب ۳۳: ۵، محمد الطاهر بن محمد الطاهر بن عاشور التونسي، التحرير والتنوير «تحرير المعنى السديد»، الدار التونسية للنشر - تونس، ۱۹۸۴ء، ص: ۲۶۳، ۲۶۳/۲۱

۶۸۔ قانون مدني، قانون الأحوال الشخصية: محاضرات في القانون المدني، ص: ۸

۶۹۔ Avocat Tunisie, Avocat en Tunisie، طورات مجلة الأحوال الشخصية - ۶۹

Retrieved March ۲۱, ۲۰۱۸, from <http://maitreimennasri.over-blog.com/article-۶۱۰۹۲۹۷۷.html>

۷۰۔ Fatima Sadiqi, Moha Ennaji, Women in the Middle East and North Africa: Agents of Change, Routledge, ۲۰۱۳, P-۱۰۸; Kathryn M. Yount, Hoda Rashad, Family in the Middle East: Ideational Change in Egypt, Iran and Tunisia, Routledge, ۲۰۰۸, P-۱۲۰

۷۱۔ Zahia Smail Salhi, Gender and Diversity in the Middle East and North Africa, Routledge, ۲۰۱۳, P- ۵۹

۷۲۔ مجلة الأحوال الشخصية | بوابة-التشريع.تونس

Retrieved November 20, 2017, from

<http://www.legislation.tn/affich-code/Code-du-statut-personnel>⁹⁰

۷۳۔ فرنک فرانس کی کرنسی ہے دو لاکھ چالیس ہزار فرنک ۴۳۱۰۴ پوائس ڈالر کے برابر ہے۔ دیکھیے:

FRF | French Franc | OANDA, Retrieved November 20, 2014, from

<https://www.oanda.com/currency/iso-currency-codes/FRF>

مجلة الأحوال الشخصية | بوابة-التشريع. تونس ٤٢

Retrieved November 20, 2017, from

<http://www.legislation.tn/affich-code/Code-du-statut-personnel> ٩٥

45 The International Bank for Reconstruction and Development / The

World Bank 1111 H Street NW Washington DC 20433, world

development report ୨.୧୨: Gender Equality and Development, P-୨୦୨

۷۶۔ المجلة الأحوال الشخصية، الكتاب الخامس، الفصل ۵۶، ص: ۱۳ (مجلہ آن لائن کابی کے لئے دیکھیے):

مجلة الأحياء الشخصية [PDF]

Retrieved March 19, 2018, from

http://www.e-justice.tn/fileadmin/fichiers_site_arabe/codes_juridiques/

code_statut_personel_ar_1_12_2009.pdf

٤٤مجلة الأحوال الشخصية | بوابة-التشريع تونس

Retrieved March 21, 2018, from

http://www.legislation.tn/affich-code/Code-du-statut-personnel_90

٤٨. تونس تلغى قانونا يحظر زواج المسلمة بغير المسلم - الجزيرة نت

Retrieved April 8, 2018, from

<http://www.aljazeera.net/news/arabic/٢٠١٧/٩/١٤/-تونس-تلغى-قانونا-يحظر-زواج->

المسلمة-بغير-المسلم

٤٩- النساء ٤ : ٣

٨٠- البخارى ، محمد بن اسماعيل، الجامع الصحيح ، كتاب النكاح، باب بَابُ إِذَا أَسْلَمَتِ الْمُشْرِكَةُ أَوْ

النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الذِّمَّةِ أَوْ الْحَرْبِ، دار طوق النجاة، ١٤٢٢هـ، ص: ٤٩/٧

۸۱۔ جدید فقہی مسائل اور فقہائے پاکوہند کے اجتہادات، ص: ۲۸۸